قرآن اور حدیث کی روشنی میں
نماز کے اجتماعی فوائد

Social Benefits of Prayer
(In the Light of Quran and Hadith)

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Sajid Mahmood
Mustafa Internation University (MIU), Qom.
E-mail: Sajjidali3512@gmail.com

Abstract: Prayer is the pillar of religion and the soul of worship. Prayer is an act of worship that enlightens the hearts of human beings. This worship was obligatory on the divine prophets and the special servants of God before the Holy Prophet (peace be upon him). On the night of Ascension, prayer was also obligatory on the ummah of the Prophet. About 1000 verses and 19000 traditions have been described about the importance of prayer. The wisdom of prayer is that it directs a person in the direction of modesty and good qualities.
Prayer not only brings the gift of nearness and closeness to God, but it is the highest religious duty that affects the collective thinking and vision of the society and the character of the youth and children. increases towards Since the collective effects and benefits of prayer life have not been highlighted to an acceptable extent, the paper has researched the collective benefits of prayer.

Keywords: Prayer, worship, Social, Benefits, Quran, Hadith.

خلاصہ

نماز دین کا ستون اور عبادت کی روح ہے۔ نماز، ایک ایسی عبادت ہے کہ جو انسانوں کے قلوب کو نورانیت عطا کرتی ہے۔ یہ عبادت رسول اکرم ﷺ سے پہلے انبیاء الٰہی اور بندگان خاص خدا پر واجب تھی۔ شب معراج، پیغمبر ﷺ کی امت پر بھی نماز واجب ہوئی۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں تقریبا 1000 آیات اور 19000 روایات بیان ہوئی ہیں۔ نماز کی حکمت یہ ہے کہ انسان کو شائستہ اور اچھی خصوصیات کی سمت ہدایت کرتی ہے۔ نماز نہ صرف خداوند کریم سے قرب اور نزدیکی کا تحفہ لاتی ہے، بلکہ یہ ایک ایسا اعلی ترین مذہبی فریضہ ہے جو معاشرے کی اجتماعی فکر و بصیرت اور نوجوانوں اور بچوں کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ نمازی معاشرہ آہستہ آہستہ کمال اور سعادت کی جانب بڑھتا ہے۔ چونکہ نماز زندگی کے اجتماعی اثرات اور فوائد کو قابل قبول حد تک اجاگر نہیں کیا گیا، لہٰذا مقالے میں نماز کے اجتماعی فوائد کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: نماز، عبادت، اجتماعی فوائد، قرآن، حدیث۔

نماز (صلوٰۃ) کا لغوی معنی

جس طرح اہل لغت[1] اور دوسروں[2] نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ الصلواۃ دعا یا توجہ کے معنی میں ہے اسی طرح قرآن کی متعدد آیات میں بھی لفظ الصلوۃ کو اسی معنی میں استعمال کیا گیا ہے جیسے آیت شریفہ أُولـٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولـٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (2:157)؛ ترجمہ: "یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔ کہ "عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِم" کی عبارت کی ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے وہی دعا، ثناء، گناہوں کی بخشش اور صابروں کے بلند درجات کو حاصل کرنا مراد ہے۔[3] بالکل اسی طرح زکات سے متعلق آیت میں پڑھتے ہیں: "خُذ مِن أَموالِهِم صَدَقَةً تُطَهِّرُهُم وَتُزَكّيهِم بِها وَصَلِّ عَلَيهِم إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُم وَاللهُ سَميعٌ عَليمٌ"؛ (9:103) ترجمہ: "(اے رسول) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیجیے، اس کے ذریعے آپ انہیں پاکیزہ اور بابرکت بنائیں اور ان کے حق میں دعا بھی کریں، یقیناً آپ کی دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے"۔! "صَلِّ" اور "صَلاتَكَ" کی تعبیر "دعا" کے معنی میں ہے اور آیت شریفہ: إِنَّ اللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً؛ (33:56) ترجمہ: "اللہ اور اس کے فرشتے یقیناً نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے"۔ میں بھی اسی معنی کو مراد لیا گیا ہے۔[4] اسی آیت کے ذیل میں حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے صلوۃ کے بارے سوال ہوا تو فرمایا: اَلصَّلاَةُ مِنَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَحْمَةٌ وَ مِنَ اَلْمَلاَئِكَةِ تَزْكِيَةٌ وَ مِنَ اَلنَّاسِ دُعَاءٌ؛ یعنی: "صلوۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور فرشتوں کی طرف سے پاکیزگی کا اظہار اور لوگوں کی طرف سے دعا ہے۔"[5]

نماز (صلوٰۃ) کا اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں نماز سے مراد وہ خاص عبادت ہے کہ جو ایسے خصوصی ارکان پر مشتمل ہے کہ جو تکبیر سے لے کر سلام پر ختم ہوتی ہے۔ اسلام میں نماز خاص طور پر فقہی موضوعات کے درمیان خود انفرادی اہمیت رکھنے کے باوجود ایک خاص مقام بھی رکھتی ہے۔ نماز کے لئے چار ہزار باب ہیں۔ ایک روایت میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا: نماز کے لئے چار ہزار حدیں ہیں۔[6]

نماز کی اہمیت

الف) قرآن کی بعض آیات میں ایسے کچھ نکات کا استفادہ ہوا ہے کہ جو نماز کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ یہ نکات عبارت ہیں: نماز دین کی ضروریات اور واجبات میں سے ہے یہاں تک کہ اس سے انکار کفر اور مرتد ہونے کا باعث

ہے، لہٰذا قیامت کے دن اہل دوزخ اور جہنم سے سوال کیا جائے گا کہ کونسی چیز تمہارے جہنم میں ڈالے جانے کا سبب بنی ہے۔ "ما سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ" (42:74) کس چیز نے تمہیں جہنم میں پہنچایا؟، "قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ" (43:74) ترجمہ: "تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے" (ایک عامل یہ تھا کہ ہم نمازی نہیں تھے)۔

ایک دوسرے مقام پر نماز کو ضائع کرنے کی نحس آفتوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا"؛ (59:19) پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے چل پڑے پس وہ عنقریب ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

وہ لوگ جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور شہوت کے پیروکار تھے بہت جلدی اپنی گمراہی کی وجہ سے سزا پائیں گے۔ حقیقت میں نماز کا اہتمام کرنا اور اس کو ضائع نہ کرنا اپنے نفس کی خواہشات اور شہوت پرستی سے جنگ بھی ہے اور ہدایت بھی اور عذاب خدا سے نجات کا ذریعہ بھی ہے۔

ب) نماز کو برپا کرنے کا دستور، شرک سے نہی کے ساتھ ہے جو کہ سورہ مبارکہ روم میں بیان کیا گیا ہے کہ نماز کو ترک کرنا شرک کا باعث ہے: "وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ" (31:30) ترجمہ: "تقوی اختیار کرو، پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ ہو جانا"۔

ج) متعدد آیات میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ نماز اسلام سے پہلے، پچھلے ادیان میں بھی عبادت کے عنوان سے بیان کی گئی ہے جیسا کہ ابراہیمؑ اپنی دعاؤں میں سے ایک دعا میں خداوند ذوالجلال سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خود انہیں اور ان کی اولاد کو نمازیوں میں سے قرار دے: "رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي"؛ ترجمہ: "اے پالنے والے! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا"۔ یہ موضوع اور درخواست حضرت ابراہیمؑ کے لئے اس قدر اہم تھی کہ اس درخواست کے بعد فرماتے ہیں: "وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ"؛ (40:14) کہ پروردگارا! میری دعا کو قبول فرما۔

حضرت موسیٰؑ سے عبادت خاص طور پر نماز کے بارے میں خطاب ہوا: "إِنَّنِي أَنَا اللهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي"؛ (14:20) ترجمہ: "میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس صرف میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کریں"۔ ایک اور مقام پر حضرت موسیٰؑ کے علاوہ ان کے بھائی کو بھی وحی کے ذریعے نماز کے برپا کرنے کا حکم دیا گیا، لہٰذا سورہ یونس میں پڑھتے ہیں: "وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ؛ (87:10) ترجمہ: "اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی (ہارون) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے (رہنے سہنے کے لئے) گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں قرار دے کر پابندی سے نماز پڑھو اور مؤمنین کو (نجات کی) خوشخبری دے دو۔

نماز کے اجتماعی فوائد

نماز کے بارے میں آیات اور روایات کے مطالعہ سے اس اہم نکتے کی جانب متوجہ ہوتے ہیں کہ نماز حقیقت میں بندے اور خالق کے درمیان ایک رشتے کا نام ہے اور اس رشتے کی کشش مقناطیس کی مانند ذمہ دار نمازیوں کو معین وقت میں روزانہ تین سے پانچ مرتبہ نماز جماعت برگزار ہونے والے مقامات کی جانب کھینچتی ہے۔ جس طرح اوائل اسلام سے نماز اور مسجد مختلف قسم کے لوگوں کا مرجع اور سیاسی، فرہنگی اور ثقافتی اجتماعات کا مرکز تھی بالکل اسی طرح آج بھی اساتید اور شاگردوں کی تعلیم وتربیت اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے اوج کمال تک پہنچنے کا مقام اور مرکز ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ نماز جماعت میں شرکت کرنے سے لوگوں کا امام جماعت کے ساتھ دوستانہ اور معنوی ارتباط میسر ہو جاتا ہے اور اس طرح لوگ دین کے پیغام پہنچانے والے ائمہ کے وجود سے بہرہ مند ہوتے رہتے ہیں جس وجہ سے یہ لوگ نمازیوں کی اسلامی آگاہی اور ثقافتی سطح کو کمال تک لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کے ذریعے اسلامی معاشرے کے اراکین کی رشد وتربیت کے لئے ایک پاکیزہ اور سالم ماحول فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے اب ہم نماز کے بعض اہم اجتماعی فوائد کو بیان کرتے ہیں:

1۔ نماز، تدبیر منزل کا سبب

کسی خاندان کی زندگی کی سلامتی کے لئے تدبیر منزل اور ایک دقیق ٹائم ٹیبل اہم رول ادا کرتا ہے۔ خاندان کو صحیح نہج پر چلانے اور دقیق پروگرام بنانے کے لئے وقت کی تعیین ایک ضروری چیز ہے۔ اسلام انسان کے رشد و تعالی تک پہنچنے اور معنوی اور مادی ترقی کے حصول میں عبادات کے اوقات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔

عبادات کو پابندی وقت سے انجام دینا اور لوگوں کا نظم وضبط کی رعایت کرنا، وقت شناسی کی مہارت کے حصول اور دقیق ٹائم ٹیبل بنانے میں معاون بن سکتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعبیر کے مطابق: "فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا"؛ ترجمہ: "بے شک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مؤمنوں پر فرض ہے۔ (103:3) لہٰذا نماز کہ جو اپنے خاص اوقات میں ادا کی جاتی ہے، انسان کے اندر نظم وضبط برقرار کرنے کی روح کو وجود میں لاتی ہے اور موجب بنتی ہے کہ انسان زندگی کے تمام میدانوں میں نظم وضبط کی رعایت کرے۔ پس، نماز کی ہمیشہ اول وقت میں ادائیگی، خاندانی زندگی کے ہر پہلو کو درست سمت دینے اور دیگر امور زندگی کو ان کے اوقات میں انجام دینے کا سبب بنتی ہے۔ نمازی خاندان میں والدین اور ان کے بچے رات دیر تک ٹی وی نہیں دیکھتے، صبح سے دوپہر تک نہیں سوتے بلکہ نمازوں کو ان کے اوقات میں بجالانے کی برکت سے ان کا کھانا پینا، سونا اور بیدار ہونا، رہن سہن اور اسی طرح دوسرے امور زندگی بھی منظّم ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جمعہ اور عید کی نمازیں بھی انسانی زندگی کو منظّم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔[7] شریعت میں نماز جمعہ کے وقت خرید و فروخت کو معطل کرنے، جمعہ اور عید کی نماز پر جانے سے پہلے صفائی اور نظافت کا خیال رکھنے، نیا لباس پہننے اور ملاقات کے لئے آنے جانے والوں کا استقبال کرنے کی ان ایام میں سفارش کی گئی ہے۔[8] یہ سب چیزیں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسلامی معاشرے میں صحت و صفائی، ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا اور دوسرے امور زندگی وغیرہ شرعی دستورات اور عبادی کاموں کے ساتھ سازگار ہیں۔

وہ اسلام کہ جو نماز کی صفوں کو منظّم کرنے کی تاکید کرتا ہے: قال رسول الله: سَوّو صُفوفکم فَاِنَّ تَسویَۃَ الصَّفّ تَمامُ الصّلاہ؛ نماز جماعت کی صفوں کو منظّم کرو کہ صفوں کو منظّم کرنا نماز کو کامل کرتی ہے۔[9] وہ انسانی زندگی کے اندر نماز کی مرکزیت اور نظم و ضبط کا بہت زیادہ قائل ہے۔ لیکن صد افسوس کہ ہمارا معاشرہ اس نظم و ضبط سے کوسوں دور ہے کہ جس کا دین اسلام متقاضی ہے۔

کتنا اچھا ہوتا اگر زندگی کے تمام کاموں کو فلموں، ڈراموں اور ڈش انٹینا کے ساتھ ہماہنگ کرنے کی بجائے نماز کے ساتھ سازگار کر دیا جاتا تاکہ نماز میں دیر نہ ہوتی اور وہ اپنے فضیلت کے وقت کے اندر ادا کی جاتی۔

کتنا اچھا ہوتا کہ اوقات نماز کا لحاظ رکھا جاتا۔ صبح کے وقت نماز کو انجام دینے کے ساتھ ہی سونے کے ٹائم ٹیبل کو اختتام پر پہنچایا جاتا اور گھر سے باہر کے کاموں کو شروع کیا جاتا، اس کے بعد ظہر و عصر کی نماز کا وقت ہوتے ہی تمام کاموں کو روک دیا جاتا اور دوپہر کا کھانا تناول کرنے کے بعد قیلولہ کیا جاتا۔

پھر اس کے بعد کام کی دوسری شیفٹ کو شروع کیا جاتا اور مغرب و عشاء کی نماز پر ختم کیا جاتا، عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تمام کاموں کو ختم کرکے سویا جایا جاتا۔ یومیہ نمازوں کے درمیانی وقفے کا دورانیہ دقیق اجتماعی پروگرام بنانے والوں کو یہ امکان فراہم کرتا ہے کہ اگر نمازوں کے اوقات اور دوسرے اجتماعی کاموں کے درمیان سازگاری دی جائے تو اس صورت میں نہ صرف کاموں کے درمیان خلل ایجاد نہیں ہوتا بلکہ انسانی فطرت اور طبیعت کے مطابق چلنے سے بہت زیادہ برکات بھی حاصل ہوتی ہیں اور انسان اپنے کاروبار سے زیادہ سے زیادہ منافع بھی اٹھا سکتا ہے۔

2۔ نماز، رشتے داروں کے ساتھ گہرے تعلق کا باعث

دین اسلام میں نماز سے خاندان اور رشتے داروں کے ساتھ رابطے تعلقات کو منظّم کرنے اور بہتر بنانے کے لئے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ خود نماز محبت اور مہربانی کی روح کو انسان کے اندر محکم کرتی ہے، خاندان اور رشتے داروں کے ساتھ تعلقات کی بہتری کا سبب بنتی ہے؛ اس کے علاوہ آیات اور روایات کے مطابق ایک انسان کی عبادات اور اس کی نمازوں کی قبولیت کو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور بہتر روابط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں خداوند کریم نے ایک معنوی عبادی عمل کے ذریعے سے معاشرے کے حالات کو

بہتر بنانے کے لئے استفادہ کیا ہے۔ حضرت پیغمبر اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں بیان ہوا ہے: مَنْ كَانَ لَهُ اِمْرَأَةٌ تُؤْذِيهِ لَمْ يَقْبَلِ اَللَّهُ صَلاَتَهَا وَ لاَ حَسَنَةً مِنْ عَمَلِهَا حَتَّى تُعِينَهُ وَ تُرْضِيَهُ وَ إِنْ صَامَتِ اَلدَّهْرَ وَ قَامَتْ وَ أَعْتَقَتِ اَلرِّقَابَ وَ أَنْفَقَتِ اَلْأَمْوَالَ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ وَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ تَرِدُ اَلنَّارَ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى اَلرَّجُلِ مِثْلُ ذَلِكَ اَلْوِزْرِ وَ اَلْعَذَابِ إِذَا كَانَ لَهَا مُؤْذِياً ظَالِماً ؛یعنی: "اگر کسی کی بیوی اسے اذیت اور آزار دیتی ہے، خداوند اس کی نمازوں اور دوسری صحیح عبادتوں اور اعمال کو قبول نہیں کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے منائے اور اپنے شوہر کو اپنے سے راضی کرے، اگرچہ وہ دن کو روزہ رکھے، رات کو جاگ کر عبادت کرے، اپنی تمام کنیزوں کو آزاد کرے اور اپنا سارا مال صدقہ کر دے، سب سے پہلے جہنم میں جانے والی یہ عورت ہو گی۔" پھر رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اسی طرح مرد بھی عورتوں کی طرح حکم رکھتے ہیں جب وہ انہیں اذیت دیں اور ان پر ظلم کریں (یعنی؛ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو آزار دے، اس کے نیک اعمال اور نمازیں خدا کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہوں گی)۔[10]

ایک دوسری حدیث میں امام صادق علیہ السلام نے اس حقیقت کی تاکید کی ہے کہ نماز کی قبولیت کی شرط والدین کے ساتھ صحیح اور نیک برتاؤ ہے۔ حضرتؑ نے اس حدیث میں فرمایا ہے: مَن نَظَرَ إلى أبَوَيهِ نَظَرَ مَاقِتٍ و هُما ظالِمانِ لَهُ، لَم يَقبَلِ اللّه ُ لَهُ صَلَاةً؛ یعنی: "جو کوئی اپنے والد اور والدہ کہ جنہوں نے اس پر ظلم کیا ہے، بغض اور کینہ کی نگاہ سے دیکھے، اس کی نماز بارگاہ الٰہی میں قبول واقع نہیں ہو گی"۔[11]

نمازی چاہتا ہے کہ اس کی زحمتیں اور عبادات خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوں، وہ زحمت جو روزانہ پانچ مرتبہ انجام دیتا ہے۔ خداوند کریم نے اس نفسیاتی تحریک کو معاشرتی روابط کو بہتر اور محکم کرنے کی ضمانت قرار دیا ہے۔ اسی لئے مؤمن، اپنی نماز کی قبولیت کی فکر میں لگا رہتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اس کی عبادتی زحمتیں ضائع ہو جائیں، اس طرح وہ اپنے معاشرتی رابطے کو بھی صحیح، بہتر اور محکم تر کرتا ہے۔

3۔ نماز، جرائم میں کمی اور معاشرے کو کنٹرول کرنے میں مددگار

جرم اور کجروی سے مراد، معاشرتی و اجتماعی قوانین و ضوابط کو توڑنا ہے۔[12] معاشرے کو کنٹرول کرنا درحقیقت مجموعہ ہے ایسے طریقہ کاروں، شیوؤں، تدبیروں اور وسیلوں کا کہ جن کے ذریعے ایک معاشرہ یا ایک گروہ اس مجموعہ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے اعضاء کو قواعد و ضوابط، قوانین اور آداب و رسوم کی رعایت کا پابند بناتا ہے۔[13] نماز کے اجتماعی فوائد میں سے ایک اساسی ترین فائدہ جس کی آیات اور روایات میں سفارش کی گئی ہے، جرائم کو کم کرنا اور آٹومیٹک معاشرے کو کنٹرول کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اس بات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ: "وَ أَقِمِ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَ الْمُنْكَرِ"؛ سورہ عنکبوت: ۴۵۔ (45:29) ترجمہ: "نماز

معاشرے کے افراد کو فحش اور منکر سے بچاتی ہے"۔ سورہ ہود میں ایک اور طریقے سے نماز کے ذریعے سے جرائم پر کنٹرول کرنے کی اس طرح تصویر کشی کی گئی ہے، فرمایا: "وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ" (114:11) ترجمہ: "اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصوں میں، نیکیاں بیشک برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، نصیحت ماننے والوں کے لئے یہ ایک نصیحت ہے"۔ نماز کو نیکیوں میں سے شمار کیا گیا ہے اور اس کے نقش کو برائیوں کا خاتمہ ذکر کیا گیا ہے۔ دینی شواہد کے علاوہ علمی اور تجربی مطالعات نے بھی اس مسئلہ کی تصدیق کی ہے۔[14] تمام محققین کا خلاصہ کلام یہی ہے کہ دینی اعمال اور مذہبی مناسک کو انجام دینا جرائم میں کمی اور معاشرے کے کنٹرول میں معاون اور مدد ہے۔[15]

4۔ نماز، حیا کے پیدا ہونے کا باعث

حیا یعنی اپنے آپ کو برائیوں سے دور رکھنا۔[16] حیا نماز سے حاصل ہونے والی اہم ترین چیزوں میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت امام علیؑ مسجد میں حاضر ہونے کے آثار کو شمار کرنے کے ضمن میں فرماتے ہیں: مَنِ اخْتَلَفَ إِلَى اَلْمَسْجِدِ أَصَابَ إِحْدَى الثَّمَانِ ... أَوْ يَتْرُكَ ذَنْباً خَشْيَةً أَوْ حَيَاءً[17] یعنی: "مسجد سے رابطہ رکھنا باعث بنتا ہے کہ وہ گناہ کو خوف یا حیاء کی وجہ سے ترک کردے"۔

اس روایت کی بناپر نماز جماعت اور مذہبی کاموں کے انجام دینے کے لئے مسجد میں جانا باعث بنتا ہے کہ انسان گناہ اور منکرات سے بچے۔ ایک اور حدیث میں امام صادقؑ نماز جماعت کے آثار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْمُرَاقَبَةَ ...وَ الزَّجْرِ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَعَاصِي[18] یعنی: "نماز جماعت نفس پر کنٹرول اور گناہوں سے دوری کا باعث بنتی ہے"۔ جیسا کہ خود نماز جرائم کو روکنے کے لئے مؤثر ہے۔ اسی طرح مختلف شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جماعت لوگوں کے ایک دوسرے سے آشنائی کا سبب بنتی ہے اور یہ کام حیا کی تقویت کا باعث بنتا ہے اور حیا خود پر کنٹرول کرنے کا باعث بنتا ہے؛ اور اسی وجہ سے معاشرے میں جرائم اور منکرات میں کمی آتی ہے۔ اور نماز معاشرے کو خود بخود کنٹرول کرنے میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔

5۔ نماز، یاد خدا میں مددگار اور مؤمنین کو یاد خدا کی غفلت سے محفوظ رکھنے کا باعث

ان دو آیات: "یا اَیُّھا الَّذینَ آمَنُوا استَعِینُوا بِالصَّبرِ وَ الصَّلاۃِ۔۔۔" (153:2) اور "فَاذکُرُونِی أَذکُرکُم"؛ (152:2) ترجمہ: "پس تم میرا ذکر کرو تو میں تمہارا ذکر کروں گا"، سے اس بات کا استفادہ کیا گیا ہے کہ کس طرح دلوں کو یاد خدا کی غفلت سے دور کیا جائے اور خدا کی بارگاہ میں سپاسگزاری کی روح کو ایجاد کرکے دل کو زندہ رکھا جائے۔ اور وہ چیز جو ان دو انمول باتوں کی باعث بنتی ہے: وہ ہے خدا کی بارگاہ میں نماز کا برپا کرنا اور صبر اختیار کرنا۔ یہ دو چیزیں انسان کی ذکر خدا میں مدد کرتی ہیں اور یاد خدا کی غفلت کو انسان سے دور کرتی ہیں۔[19]

6۔ نماز، ہدایت کا باعث

سورہ توبہ میں مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی خصوصیات کے بیان کے ساتھ ساتھ ان کی نشانیوں کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسے: ''وہ نماز برپا کرنے والے ہیں۔'' ان لوگوں کی پہچان کرانے کے بعد ان کے ہدایت الٰہی کے خاص مقام پر پہنچنے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: '' إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ فَعَسَى أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ''(18:9) ترجمہ: ''خدا کی مسجدوں کو بس صرف وہی شخص آباد کر سکتا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے''۔

ہم یہاں پر اس بات کا ملاحظہ کرتے ہیں کہ آیت مجیدہ شروع سے ہی اس موضوع کو بیان کر رہی ہے کہ: نماز کی ادائیگی اور دوسرے کام جیسے: '' زکات کی ادائیگی، خدا اور روز قیامت پر ایمان، اور خدا کے علاوہ کسی سے نہ ڈرنا، حصول ہدایت کے اہم ترین ذرائع ہیں۔ کیونکہ آیت کا یہ حصہ ''فَعَسَى أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ'' امید ہے اس طرح کے گروہ ہدایت یافتہ میں سے ہوں۔ جس طرح مسجد آباد کرنے والوں کے مقام کو بیان کرتا ہے اسی طرح اس نکتہ کو بھی بیان کر رہا ہے کہ اگر کوئی شخص ان امور کی رعایت کرے تو خود اپنے لئے ہدایت الٰہی کے راستے کو فراہم کرلے گا۔

7۔ نماز، استجابت دعا کا ذریعہ

عباس بن یزید کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ فرمایا: بَينَا رَسولُ اللهِ(ص) جالِسٌ فِي أهلِ بَيتِهِ إذْ قالَ: أحبَّ يُوسفُ أن يَستَوثِقَ لِنفسِهِ --- لمّا عَزَلَ لَهُ عَزيزٌ مِصرَ عَن مِصرَ--- خَرجَ إلي فَلاةٍ مِنَ الأرضِ فَصلَّي رَكعاتٍ، فَلمّا فَرغَ رَفعَ يَدَهُ إلَي السَّماءِ فَقالَ: «رَبِّ قَد آتَيتَني مِنَ المُلكِ وَ عَلَّمتَني مِن تأويلِ الأحاديثِ فاطِرَ السَّماواتِ وَ الأرضِ أنتَ وَلِيّي فِي الدُّنيا وَ الآخرَة (101:12)، قالَ: فَهَبطَ إليهِ جَبرَئيلُ فَقالَ لهُ: يا يُوسفُ مَا حَاجَتُكَ؟ فَقالَ: رَبِّ «تَوَفَّني مُسلِماً وَ ألحِقْني بِالصّالحِينَ (101:12) فَقالَ أبو عَبدِ اللهِ(ع) خَشيَ الفِتَنَ[20] ایک دن رسول خدا ﷺ اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ بغیر مقدمے کے فرمایا: یوسفؑ دوست رکھتا تھا کہ خود کے کام کو محکم کرے۔۔۔ جس وقت مصر کے بادشاہ نے اس کے فائدے کے لئے اپنی کرسی سے کنارہ گیری اختیار کی ۔۔۔ یوسفؑ بیابان میں گئے، چند رکعت نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کیا اور کہا: پروردگارا! تو نے مجھے حکومت کا ایک عظیم حصہ عطا کر دیا اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا! اے آسمانوں اور زمین کے خلق کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں میرا ولی اور سرپرست ہے۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: پس جبرائیلؑ

یوسفؑ پر نازل ہوئے اور اس سے کہا: اے یوسفؑ! تمہاری کیا حاجت ہے؟ یوسفؑ نے کہا: ((پروردگارا! مجھے مسلمان کی موت عطا کر اور صالحین کے ساتھ ملحق فرما!۔۔۔

جیسا کہ ابی عبیدہ حذاء بھی بیان کرتے ہیں: كُنتُ مَعَ الباقِر(ع)، فَضَلَّ بَعيري، فَقالَ(ع): صَلِّ رَكعَتَينِ ثُمَّ قُل كَمَا أقولُ: اللهُمَّ رادَّ الضَّالَّةِ، هَادياً مِنَ الضَّلالَةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتي فَإنَّها مِن فَضلِكَ وَ عَطائِكَ، ثُمَّ قالَ(ع): يا أبا عُبيدَةَ! تَعالَ فَاركَب فَركِبتُ مَع أبِي جَعفَرٍ(ع) فَلمّا سِرْنَا إذا سَوادٌ عَلَي الطَّرِيقِ، فَقالَ(ع): يا أبا عُبَيدةَ! هَذا بَعِيرُكَ فَإذا هُوَ بَعيرِي[21] میں امام باقر علیہ السلام کے ہمراہ تھا، میری سواری گم ہو گئی۔ امامؑ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد کہو: خداوندا! تو گمشدہ چیز کو واپس لوٹاتا ہے اور گمراہی سے ہدایت کی جانب لاتا ہے، میرے گمشدہ کو واپس لوٹا دے کہ جو تیرے احسان اور بخشش سے ممکن ہے، اس کے بعد امامؑ نے فرمایا: اے ابا عبیدہ! میرے ساتھ چلو اور سوار ہو جاؤ۔ حضرت کے ساتھ سوار ہوا جیسے ہی راستے کو طے کیا، راستے میں ہماری آنکھوں نے ایک سیاہی دیکھی، امامؑ نے فرمایا: یہ تمہارا اونٹ ہے۔ جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ میرا ہی اونٹ ہے۔

8۔ نماز، معرفت اور ہدایت کی باعث

نماز، نماز گزاروں کی معرفت اور دانش کو استوار رکھتی ہے۔ اس طرح ایک نمازی معارف اور اطلاعات دینی اصل کرکے برے کردار، گمراہ افکار، فحاشی اور منکرات کے مدمقابل ویکسین حاصل کر لیتا ہے۔ نماز ایسے ہدایت بخش معارف کا مجموعہ ہے کہ جس کی روزانہ تلقین اور دن رات میں مختلف اوقات میں اس پر دائمی توجہ معرفت کے حصول کا موجب ہے۔ حضرت علی علیہ السلام مسجد جانے اور نماز جماعت کو ادا کرنے سے پہلے کچھ حصے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَنِ اخْتَلَفَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَصَابَ إِحْدَى الثَّمَانِ ۔۔۔ أَوْ عِلْماً مُسْتَطْرَفاً أَوْ آيَةً مُحْكَمَةً أَوْ رَحْمَةً مُنْتَظَرَةً أَوْ كَلِمَةً تَرُدُّهُ عَنْ رَدًى أَوْ يَسْمَعَ كَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلَى هُدًى أَوْ يَتْرُكَ ذَنْباً خَشْيَةً أَوْ حَيَاءً [22]

یعنی: "مسجد اور نماز جماعت انسانوں کو نئے علوم۔۔۔ محکم اور پائیدار نشانی عطا کرتی ہیں۔۔۔ اور لوگ مسجد میں آمد و رفت کے دوران اور اسی طرح نماز جماعت سے ایسی باتیں سنتے ہیں کہ جو انہیں برائیوں سے دور اور ہدایت کی جانب رہنمائی کرتی ہیں"۔

در نتیجہ نماز کو اگر اس کے شرائط، ضوابط، معاشرتی اور اجتماعی زمینہ سازی کے ساتھ ادا کی جائے تو وہ انسان اور معاشرے کے اندر نقصانات اور انحرافات میں کمی کا باعث ہوتی ہے۔ نماز انسان کو باحیا بنانے اور اپنے نفس پر کنٹرول رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔ یہی نماز انسان کو نقصان، برائیوں اور معاشرتی اور اخلاقی غلطیوں کو کم اور ختم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اس کے علاوہ نماز ہدایت کے حصول کے لئے ایک انسان کو ضروری علم فراہم کرتی

ہے اور اس طرح ایک انسان اس طریقہ سے ہدایت اور سعادت کی جانب رہنمائی پالیتا ہے۔

9۔ نماز، دلوں کو ملانے اور بھائی چارہ ایجاد کرنے کا باعث

نماز دینی اقدار جیسے : بھائی چارہ اور ہمدلی کو اجاگر کرتی ہے۔ نماز باجماعت کے دوران ایک دوسرے کی طرف میلان پیدا کرنا اور ایک ساتھ کھڑا ہونا لوگوں کے درمیان الفت اور بھائی چارہ کا سبب ہوتا ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید کی ہے کہ نماز کی صفیں سمٹی ہوئی اور ایک دوسرے سے نزدیک ہوں تاکہ صفوں کے سمٹے ہوئے اور ایک دوسرے سے نزدیک ہونے سے نماز گزاروں کے دل بھی ایک دوسرے سے نزدیک ہو جائیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَ امْسَحُوا بِمَنَاكِبِكُمْ لِئَلاَّ يَكُونَ فِيكُمْ خَلَلٌ وَ لاَ تُخَالِفُوا فَيُخَالِفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ أَلاَ وَ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي اے لوگو! (نماز جماعت کی) صفوں کو منظّم اور مساوی کرو، ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے رہو تاکہ تم میں فاصلہ اور جدائی نہ ہو اور یہ صفیں بے ترتیب نہ ہوں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے سے دور کردے اور جان لو کہ میں تم کو پیچھے سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح جماعت کی صفوں کو منظّم کیا ہے۔[23]

قرآن کریم میں بھی نماز کو بھائی چارے کے ایک معیار کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدائے تعالی فرماتا ہے: "فَإِنْ تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ" (11:9) ترجمہ: "تو اگر توبہ کریں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو واقف کار لوگوں کے واسطے تفصیلا بیان کرتے ہیں"۔

10۔ نماز، قابل اعتماد اور مؤمن دوست سے آشنائی کرنے کا باعث

ہر انسان اپنی زندگی میں اس ضرورت کو محسوس کرتا ہے کہ اپنی زندگی میں اچھے، قابل اعتماد اور شائستہ دوست رکھتا ہو۔ آج کل عام طور پر جوانوں اور نوجوانوں کی بہت سی مشکلات اور گمراہی کا باعث ان کا اپنے بدکردار دوستوں کے ساتھ منسلک ہونا ہے۔ جو کوئی مطالعے اور کامل آگاہی کے ساتھ دوستی کے رشتے کو باندھتا ہے ان کی دوستی استوا اور پائیدار ہوتی ہے جبکہ اس کے برعکس گندی دوستی نوجوان ذہنوں کو شریر اور ناپاک انسانوں سے ارتباط قائم کرنے کی باعث بن جاتی ہے۔[24]

ہدایت یافتہ اور نیک دوست سے آشنائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ نماز جماعت میں شریک ہونا اور نمازیوں کے ساتھ ارتباط برقرار کرنا ہے۔ امام علی علیہ السلام مسجد جانے سے مناسب اور مفید دوست کے ملنے کے بارے میں فرماتے ہیں: مَنِ اخْتَلَفَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَصَابَ إِحْدَى الثَّمَانِ أَخاً مُسْتَفَاداً فِي اللَّهِ ۔ ۔ ۔ یعنی: "مسجد میں جانے کے آٹھ فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان ایک ایسے دوست سے آشنا ہوتا ہے جو الٰہی امور

میں مفید ثابت ہوتا ہے۔"[25]

11۔ نماز، اجتماعی روابط کو آسان بنانے کا باعث

معاشرت کے تمام فوائد کو مدّ نظر رکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کے ماڈرن دور میں وقت کی کمی، مہنگائی اور انسان کی تنہائی باعث بنتے ہیں کہ ایک انسان معاشرے کے دیگر انسانوں سے کٹ کر رہے۔ اس لئے مسجد، نماز جماعت اور جمعہ ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے باعث انسان ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں، اپنی تنہائی اور معاشرتی گوشہ نشینی سے باہر آ سکتے اور ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار کرنا اپنے لئے آسان بنا سکتے ہیں۔ پیامبر اعظم ﷺ نے نماز جمعہ کے فریضہ کے فوائد میں سے مؤمنین اور نماز گزاروں سے ملاقات اور دیدار کو ذکر فرمایا ہے۔ امام علی علیہ السلام ایک حدیث میں پیغمبر ﷺ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ میں شرکت کو ضروری سمجھتے ہوئے فرمایا: اَلْإِتْيَانُ إِلَى اَلْجُمُعَةِ زِيَارَةٌ وَ جَمَالٌ[26] یعنی: "نماز جمعہ میں شرکت دیدار بھی ہے اور زینت اور زیبائی بھی"۔ یومیہ نمازیں بھی نماز جماعت کے اس حکم میں شریک ہیں۔ ہر نماز جماعت میں ایک منطقے اور محلے کے لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے اور ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہونے کے علاوہ ان کی سلامتی، بیماری، مشکلات اور حادثوں کے بارے میں بھی اطلاع حاصل کرتے رہتے ہیں۔ یہ کام دوستی اور باہمی تعاون ایجاد کرنے کے لئے بھی مقدمہ بن سکتا ہے۔

12۔ نماز، دوسروں کے حقوق کی جانب توجہ کا باعث

احکام شرعی اور اسلامی دستورات کی بنیاد پر، نماز دوسروں کے حقوق کو ضائع کرنے کی مخالفت کرتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے نماز کے مختلف مراحل کو انجام دینے کے دوران، غصبی مال استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور یہ کام نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے۔[27] اس کے علاوہ فقہ اسلامی میں تاکید کی گئی ہے کہ حتی مسجد یا گھر وغیرہ میں نماز پڑھتے وقت اگر پہلے سے کسی نے جگہ اختیار کر لی ہو اور خود چلا گیا ہو اور تسبیح، سجدہ گاہ یا کسی دوسری چیز کو واپس اسی جگہ پر آنے کی علامت کے طور پر رکھا گیا ہو، دوسرے حق نہیں رکھتے ہیں کہ اس کی جگہ لے لیں۔[28]

تمام ذکر شدہ موارد اس تربیت کی حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خداوند کریم ہر روز کم از کم پانچ مرتبہ انسان کو دوسروں کی حقوق کی رعایت کرنا سکھاتا ہے اور ان کو معاشرتی زندگی کے تمام مراحل میں ایک دینی ثقافت میں تبدیل کرتا ہے۔

13۔ نماز، ثقافت اسلامی کی آفاقی تبلیغ کی باعث

بہت سے تجزیہ و تحلیل کرنے والے محققین نے اعتراف کیا ہے کہ نماز در حقیقت اسلام اور اسلامی اقدار کی تبلیغ کا ایک زبردست طاقتور پلیٹ فارم ہے۔ نماز جماعت کے نام پر تبلیغ کا یہ مضبوط پلیٹ فارم مختلف پہلوؤں جیسے کیفیت، وسعت، مواد اور اخراجات کے اعتبار سے آج کے بہترین میڈیا اور ذرائع ابلاغ سے بڑھ کر ہے۔

مقام معظم رہبری نے آئمہ جمعہ و جماعت کے ایک جلسے میں اس نکتے کو اچھی طرح واضح اور روشن کیا ہے۔ اور نماز جماعت کو تبلیغی لحاظ سے استفادہ کرنے کے بارے میں فرمایا: ''آپ اگر سارے ملک میں نماز جمعہ کے ذریعہ ابلاغ کا آج کل کے میڈیا کے تمام ماڈرن ترقی یافتہ جدید ذرائع جیسے: ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبارات اور میگزین وغیرہ سے موازنہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اخراجات اور سپورٹ کے اعتبار سے آپس میں کتنا فرق رکھتے ہیں۔ یہ ذریعہ تبلیغ (نماز جمعہ اور جماعت) معاشرے کے اندر بہت گہرا نفوذ رکھتے ہیں اور کم سپورٹ اور کم اخراجات کے ساتھ بھی معنویت کے خون کو معاشرے کی تمام شریانوں تک پہنچاتے ہیں۔[29]

نماز جمعہ اور جماعت میں تقریروں، خطبوں، کہنے اور سننے کے علاوہ ایک ساتھ مساجد اور نماز جماعت کی جانب روانہ ہونا بھی تبلیغ کا موثر عامل ہے اور یہ چیز توحید و اخلاص کی ثقافت کو وسعت دیتی اور اجتماعی میدان میں دین کو موثر بناتی ہے۔ نماز جمعہ میں تقریر، گفت و شنید اور دوسری باتوں کے علاوہ لوگوں کا صرف نماز جمعہ و جماعات میں شرکت کے لئے مل کر جانا بھی توحید، اخلاص اور اجتماعی میدان میں دین کی ثقافت کو منتشر کرنے کے لئے ایک مؤثر تبلیغی عامل ہے۔

امام رضا علیہ السلام ایک خوبصورت بیان میں فرماتے ہیں: اگر پوچھا جائے کہ جماعت کو اس قدر واضح بیان کرنے کی دلیل کیا ہے؟ اس کے جواب میں ضروری ہے کہ یہ کہا جائے: إِنَّمَا جُعِلَتِ الْجَمَاعَةُ لِئَلاَّ يَكُونَ الْإِخْلاَصُ وَ التَّوْحِيدُ وَ الْإِسْلاَمُ وَ الْعِبَادَةُ لِلَّهِ إِلاَّ ظَاهِراً مَكْشُوفاً یعنی: ''نماز جماعت اس وجہ سے واجب ہوئی ہے کہ اخلاص، توحید، اسلام اور خدا کی عبادت آشکار اور ظاہر ہو''؛ کیوں کہ عبادت کو ظاہر کرنا، مشرق اور مغرب کے لئے حجت اور دلیل ہے اور منافقین اور وہ لوگ جو اسلامی قوانین کو اہمیت نہیں دیتے ہیں، جماعت کو برگزار کرنے سے اسلام کے ظاہر کا اعتراف کرکے اپنے ہوش کے ناخن لیں گے۔[30]

14۔ نماز، مال کی حفاظت کا باعث

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد اپنے والد امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

فَجَاءَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِنَّ لِي غُنَيْمَاتٍ قَدْرَ سِتِّينَ شَاةً فَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدُوَ فِيهَا وَ أُفَارِقَ حَضْرَتَكَ وَ خِدْمَتَكَ وَ أَكْرَهُ أَنْ أَكِلَهَا إِلَى رَاعٍ فَيَظْلِمَهَا وَ يُسِيءَ رِعَايَتَهَا فَكَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَبْدُ فِيهَا فَبَدَا فِيهَا فَلَمَّا كَانَ فِي اَلْيَوْمِ اَلسَّابِعِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا بَا ذَرٍّ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ قَالَ مَا فَعَلَتْ غُنَيْمَاتُكَ قَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِنَّ لَهَا قِصَّةً عَجِيبَةً قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ بَيْنَا أَنَا فِي صَلاَتِي إِذْ عَدَا اَلذِّئْبُ عَلَى غَنَمِي فَقُلْتُ يَا رَبِّ صَلاَتِي وَ يَا رَبِّ غَنَمِي فَآثَرْتُ صَلاَتِي عَلَى

غَنَمِي وَ أَخْطَرَ اَلشَّيْطَانُ بِبَالِي يَا بَا ذَرٍّ أَيْنَ أَنْتَ إِنْ عَدَتِ اَلذِّئَابُ عَلَى غَنَمِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي فَأَهْلَكَتْهَا وَ مَا يَبْقَى لَكَ فِي اَلدُّنْيَا مَا تَتَعَيَّشُ بِهِ فَقُلْتُ لِلشَّيْطَانِ يَبْقَى لِي تَوْحِيدُ اَللَّهِ تَعَالَى وَ اَلْإِيمَانُ بِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مُوَالاَةُ أَخِيهِ سَيِّدِ اَلْخَلْقِ بَعْدَهُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ مُوَالاَةُ اَلْأَئِمَّةِ اَلْهَادِينَ اَلطَّاهِرِينَ مِنْ وُلْدِهِ وَ مُعَادَاةُ أَعْدَائِهِمْ وَ كُلُّ مَا فَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَلٌ فَأَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي فَجَاءَ ذِئْبٌ فَأَخَذَ حَمَلاً فَذَهَبَ بِهِ وَ أَنَا أُحِسُّ بِهِ إِذْ أَقْبَلَ عَلَى اَلذِّئْبِ أَسَدٌ فَقَطَعَهُ نِصْفَيْنِ وَ اِسْتَنْقَذَ اَلْحَمَلَ وَ رَدَّهُ إِلَى اَلْقَطِيعِ ثُمَّ نَادَانِي يَا بَا ذَرٍّ أَقْبِلْ عَلَى صَلاَتِكَ فَإِنَّ اَللَّهَ قَدْ وَكَّلَنِي بِغَنَمِكَ إِلَى أَنْ تُصَلِّيَ فَأَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي وَ قَدْ غَشِيَنِي مِنَ اَلتَّعَجُّبِ مَا لاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ اَللَّهُ تَعَالَى حَتَّى فَرَغْتُ مِنْهَا فَجَاءَنِي اَلْأَسَدُ وَ قَالَ لِي اِمْضِ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ اَللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَكْرَمَ صَاحِبَكَ اَلْحَافِظَ لِشَرِيعَتِكَ وَ وَكَّلَ أَسَداً بِغَنَمِهِ يَحْفَظُهَا فَعَجِبَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَدَقْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَ لَقَدْ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ. قَالَ لَهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا بَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَحْسَنْتَ طَاعَةَ اَللَّهِ فَسَخَّرَ اَللَّهُ لَكَ مَنْ يُطِيعُكَ فِي كَفِّ اَلْعَوَادِي عَنْكَ فَأَنْتَ مِنْ أَفَاضِلِ مَنْ مَدَحَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَنَّهُ يُقِيمُ اَلصَّلاَةَ[31]

یعنی: "ابوذر غفاریؓ ایک دن پیغمبرﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہﷺ! میرے پاس بھیڑیں ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ تمام اوقات بھیڑوں کے ساتھ رہوں اور آپ کے پر فیض محضر اور خدمت سے محروم رہ جاؤں، اور اسی طرح ڈرتا ہوں کہ بھیڑوں کو ایسے چوپان کے حوالے کروں کہ جو ان پر ظلم کرے اور ان کو اچھی طرح نہ چرائے، کیا کروں؟ رسول خداﷺ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! جاؤ اور اپنے بھیڑوں کو چرانے کے لئے بیابان میں لے جاؤ۔ ابوذرؓ نے رسول اکرمﷺ کے فرمان کو قبول کیا اور اپنے بھیڑوں کو بیابان میں لے گئے۔ ایک ہفتے کے بعد پیغمبر خداﷺ کے حضور مشرف ہوئے، پیغمبرﷺ نے پوچھا: اے ابوذرؓ! اپنی بھیڑوں کا کیا کیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہﷺ! میری بھیڑوں کا قصہ عجیب ہے۔ پوچھا: کیا قصہ پیش آیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہﷺ! میں نماز میں مشغول تھا کہ اچانک ایک بھیڑیے نے میری بھیڑوں پر حملہ کر دیا۔ میں نے کہا: پروردگارا! میری نماز، پروردگارا! میری بھیڑیں (نماز پڑھنے اور اپنی بھیڑوں کی حفاظت کی فکر میں تھا) بالآخر اپنی نماز کو اپنی بھیڑوں پر ترجیح دی"۔

اس دوران شیطان میرے پاس آیا اور کہا: اے ابوذرؓ! کیا کر رہے ہو؟! بھیڑیے نے تمہاری بھیڑوں پر حملہ کر دیا ہے اور تم نماز پڑھ رہے ہو؟! بھیڑوں کو ہلاک کر دے گا اور تمہارے لئے کچھ بھی باقی نہیں بچے گا کہ جس سے زندگی گزارو۔ میں نے شیطان کو جواب دیا: میرے پاس توحید پروردگار، رسول خداﷺ اور ان کے بھائی علی بن ابی طالبؑ اور ائمہ طاہرینؑ کی ولایت اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی باقی ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ مجھ

سے چھوٹ جائے بہت نا چیز ہے اور زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ اس کے بعد نماز کی جانب متوجہ ہو جاتا ہوں، جس وقت بھیڑیے نے میری ایک بھیڑ کو پکڑا ہی تھا کہ اسی وقت اچانک ایک شیر آیا اور اس بھیڑیے پر حملہ آور ہوا اور اسے چیر پھاڑ دیا اور میری بھیڑ کو نجات دی۔ پھر میرے پاس آیا اور کہا: اے ابوذرؓ! اپنی نماز کی جانب متوجہ رہو کہ خداوند عالم نے مجھے تمہاری بھیڑوں پر اس وقت تک محافظ بنایا ہے جب تک کہ تم نماز پڑھ لو۔ اس وقت خدا جانتا ہے کہ میرا کیا حال ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد تعجب اور حیرانگی کے ساتھ میں نماز کی جانب متوجہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہوا، میری نماز تمام ہونے کے بعد شیر آیا اور مجھ سے کہا: اپنے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور اسے خبر دو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس صحابی اور دوست (ابوذرؓ) کو بہت عزیز رکھتا ہے جو تیری شریعت کا محافظ ہے اور میں نے ایک شیر کو تیری بھیڑوں کے لئے موکل اور مامور کیا تاکہ وہ ان کی حفاظت کر سکے۔ وہ لوگ جو رسول خدا ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حیرت زدہ ہو گئے، رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے ابوذرؓ، تم صحیح کہہ رہے ہو، بے شک میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام تمہاری بات پر یقین رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔ اے ابوذرؓ! تم نے خدا کی اچھی طرح اطاعت کی ہے اس لئے خداوند عالم نے ایک شیر کو تیرا مطیع بنایا تاکہ بیابان میں تمہاری اور تمہاری بھیڑوں کی حفاظت کرے، لہٰذا تم ان گرامی ترین شخصیات میں سے ہو کہ جن کی خدا تعالیٰ نے مدح کی ہے کہ وہ نماز کو برپا کرتے ہیں"۔[32]

15۔ نماز، ہمدلی اور وحدت بین المسلمین کا باعث

نماز وحدت اور نظم و ضبط کی پابندی سکھاتی ہے۔ محلوں، آفسوں اور اداروں میں نماز باجماعت، نماز جمعہ، نماز آیات اور نماز استسقاء (کہ جو اپنی ابتدائی شرائط یعنی قصد قربت کے ساتھ عبادی اعمال کے طور پر انجام پاتی ہیں) مخفی طور پر آہستہ آہستہ نظم و ضبط، یکدلی و ہمدلی اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا سبب بنتی ہیں۔ چونکہ نماز کے دوران سب نمازی رنگ، زبان، نسل اور خاندانی تفریق کو بھول کر یک زباں ہو کر، ایک قبلہ کی طرف منہ کرکے، ایک ہی صف میں بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی عظمت کے سامنے پورے خشوع و خضوع اور ہم دلی کے ساتھ دنیاوی طاقتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف خدا کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔

16۔ نماز، اقتدار کے حصول اور سیاسی معاملات میں تبدیلی کا باعث

نماز صرف ایک عبادتی کام یا ایک مذہبی آئین نہیں ہے بلکہ معنوی عبادت ہونے کے علاوہ ایک سیاسی پہلو بھی رکھتی ہے۔ عید اور جمعہ کی نمازوں میں خطبے اور بیان کیے جانے والے مسائل زیادہ تر سیاسی پہلو رکھتے ہیں۔ مقام معظم رہبری فرماتے ہیں: نماز جمعہ، اجتماعی نماز ہے، نماز کسی شخص کو آگاہ اور واضح کرنے والی چیز ہے، نماز آفاق عالم سے مؤمنین اور ہر فرد کے لئے اخبار کی حیثیت رکھتی ہے۔ (ضروری ہے کہ) معاشرے میں معنوی پہلو، لوگوں کی تہذیب

و
تربیت، انسان سازی اور تقویٰ کی فضا پر توجہ دینے کے علاوہ نماز کے سیاسی پہلو پر بھی متوجہ رہیں۔[33]
نماز جماعت اور نماز جمعہ، سیاسی اور اجتماعی انجمنوں کے وجود میں آنے کا سبب بھی بن سکتی ہیں اور اسی طرح ایسے گروہ کو وجود میں لانے کا باعث بن سکتی ہیں کہ جو سیاسی لحاظ سے بہت سے کاموں کو انجام دے سکے۔اس طرح مسجد محور سیاسی جماعتیں، سیاسی اور بین الاقوامی معاملات و مسائل پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ تاریخ اسلام میں ایسے شواہد موجود ہیں جو نماز جماعت کے سیاسی معاملات پر اثر انداز ہونے کی تائید کرتے ہیں۔اس کا واضح ترین نمونہ، فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کی مسجد الحرام میں باشکوہ نماز جماعت ہے کہ تاریخ کے بقول جس نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو اسلامی قدرت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔
جس وقت ابو سفیان نے دیکھا کہ پیغمبر ﷺ آگے کھڑے ہیں اور مسلمان ان کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے ہیں، ان کی تکبیر کے ساتھ سب تکبیر کہتے ہیں۔ سارے نمازی رکوع و سجود میں بھی اسی طرح ان کی اقتدا کر رہے ہیں؛ اسی لئے نماز کی وجہ سے ان پر عظمت اور شان و شوکت کی دھاک بیٹھی۔ابو سفیان اس قدر شان و شوکت اور احترام کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا لہٰذا یہی کام باعث ہوا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہم رنگ ہو جائے اور اس کے پاس ان کے آگے تسلیم ہونے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔[34]

17۔ نماز، سیاسی بصیرت کے عمیق ہونے کا باعث

امام صادق علیہ السلام بصیرت کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اَلْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ وَ لَا يَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ مِنَ الطَّرِيقِ إِلَّا بُعْداً؛[35] یعنی: "علم اور آگاہی کے بغیر کسی کام کو شروع کرنے والا، اس شخص کی مانند ہے جو بیابان میں سراب دیکھتے ہی پانی کی جستجو میں چلا جائے اور اس حالت میں جس قدر تیزی سے عمل کرے گا اتنا ہی اپنے مقصد سے دور ہوتا چلا جائے گا"۔
جمعہ و جماعت اور عیدین کی نمازیں اس اہم فریضہ کو انجام دیتی ہیں۔ نماز جمعہ اور عید کے خطبوں اور اس کے علاوہ اجتماع سے افراد کی دور اندیشی میں تقویت حاصل ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی نماز جماعت اور جمعہ میں شرکت (اس شرط کے ساتھ کہ جماعت کا امام حالات حاضرہ سے آگاہ ہو،) باعث بنتی ہے کہ نمازیوں کے اندر حالات حاضرہ، مسلمانوں کی مشکلات اور بین الاقوامی مسائل کے بیان سننے سے سیاسی بصیرت پروان چڑھے۔[36]
امام رضا علیہ السلام جمعے کے خطبے کی ضرورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اِنَّما جُعِلَتِ الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، لأنَّ الْجُمُعَةَ مَشْهَدٌ عامٌّ، فَأَرَادَ اَنْ يَكونَ لِلأَمْيرِ سَبَبٌ اِلى مَوْعِظَتِهِمْ وَ تَرْغيبِهِمْ فِي الطّاعَةِ وَ تَرْهيبِهِمْ مِنَ الْمَعْصيَةِ وَ تَوْقيفِهِمْ عَلى ما اَرادَ مِنْ مَصْلَحَةِ دينِهِمْ وَ دُنْياهُمْ وَ يُخْبِرَهُمْ

بِما وَرَدَ عَلَيْهِمْ مِنَ الأفاقِ وَ مِنَ الأهْوالِ الَّتى لَهُمْ فيها الْمَضَرَّةُ وَ الْمَنْفَعَةُ[37] یعنی: "نماز جماعت کے خطبے اس اہم کام کے لئے بیان ہوئے ہیں کہ جمعہ کا دن عام لوگوں کے اکٹھے ہونے کا دن ہے لہٰذا امام کے لئے خطبہ دینا، نصیحت کرنے، اطاعت کی حوصلہ افزائی، نافرمانی سے خبردار کرنے، حالات حاضرہ اور انسانی مصالح و مفاسد سے آگاہ کرنے کے لئے ایک وسیلہ ہے۔ اور ان میں دو خطبوں کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ پہلا خطبہ میں خدا کی بارگاہ میں سپاس گزاری کو جب کہ دوسرے میں مؤمنین کی ضرورتوں، معذرت خواہیوں، خوف و رجا کا تذکر، ضروری باتوں کی تعلیم، اوامر و نواہی الٰہی اور مصالح و مفاسد کو بیان کیا جاتا ہے۔

18۔ نماز، تعاون اور مدد کی روح کے فعال ہونے کا باعث

ہمبستگی اور تعاون اسلام کی اعلیٰ اقدار میں سے ہیں۔ ان دونوں قدروں کی جانب توجہ دینا اسلامی معاشرے کی پہچان ہے یعنی اسلام معنوی اور عبادی مراسم اور انسان کے خدا کے ساتھ ارتباط کے بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کے انسان کے ساتھ رابطے یا بہ عبارت دیگر اپنے ہم شہریوں کے ساتھ ارتباط کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ قرآنی آیات میں بار بار نماز اور زکوۃ کے حکم کا ایک دوسرے کے ساتھ آنا بھی اسی موضوع کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ (2 :432،83، 110، 177، 277)، (4:77، 162)، (5:12، 55)، (9:5، 11، 18، 54، 71)، (13:22) ، (14:31)،(22:41،78)،(24:59)،(27:3)،(31:4)،(33:133)،(58:13)،(73:220)، (78:5) اور یہ چیز، باجماعت نماز، مساجد اور مذہبی مراکز کے اجتماع میں سب سے زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ لوگ مساجد میں نماز جماعت میں شرکت کے ذریعے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ معاشرتی، اقتصادی اوضاع اور ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں؛ اگر کسی شخص یا کچھ لوگوں کے لئے کوئی مشکل وجود میں آتی ہے تو ان سے مطلع ہوتے ہیں۔ اوران کے اندر پائی جانے والی ایمان اور ذمہ داری کی روح کی بنیاد پر لوگوں اور اپنے معاشرے کی مشکلات کے حل کے لیے تعاون اور مدد کرتے ہیں۔

ہم نے پچھلے چند سالوں سے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ مسجد میں آنے والوں نے جنگ اور مورچوں کے سلسلے میں، معاشرے کے اندر خراب اقتصادی حالات کے ٹھیک کرنے، جوانوں کی شادیاں کرانے حتیٰ غریب خاندانوں کی مشکلات کو درست سمت دینے کے لئے نہایت متین اور محکم قدم اٹھائے ہیں۔[38] دینی کتب میں نمازیوں کے تعاون اور ہمکاری کے پہلوؤں کو مورد تاکید قرار دیا گیا ہے۔ امام رضا علیہ السلام نماز جماعت کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لِأَنَّ ۔ ۔ ۔ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْمُسَاعَدَةِ عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوى[39] ترجمہ: "شریعت میں نماز جماعت کا حکم اس لئے دیا گیا ہے چونکہ اس میں خیر و تقویٰ کے لحاظ سے مدد، ہمکاری اور تعاون موجود ہے۔"

19۔ نماز، برکات الٰہی کے نزول کا باعث

ایک معاشرے کی اقتصادی ترقی کا دار و مدار اس کے ماحول میں موجود خام منابع کے فراہم ہونے پر ہے۔ دھات کی کانیں، پیٹرول کے کنویں اور بارش یہ سب خدائی فضل و رحمت کے مصادیق میں سے ہیں۔ البتہ ان میں سے ہر ایک مادی اسباب رکھتے ہیں کہ جن کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔ لیکن ان اسباب کی تدبیر خدائے متعال کے عہدے پر ہے۔ لہٰذا وہ معاشرہ جو اس کی رضا کو حاصل کرنے کے راستے پر چلے گا، زیادہ تر برکات حاصل کر سکتا ہے۔

روایات میں بیان ہوا ہے کہ: صَلاةُ اللَّيلِ تَجلِبُ الرِّزقَ ترجمہ: "نماز شب روزی لاتی ہے"۔[40] ایک اور جگہ پر فرمایا: "صَلاةُ اللَّيلِ تَقْضِي الدَّيْنَ"؛[41] یعنی: "نماز انسان کا قرض ادا کرتی ہے"۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: وَ ذِكْرُ اللَّهِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَبْلَغُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ یعنی: "جو کوئی صبح کی نماز سے سورج کے طلوع ہونے تک مصلے پر بیٹھا رہے (اور تعقیبات میں مشغول رہے) یہ کام زمین پر مہینوں روزی کے پیچھے دوڑنے سے بہتر ہے۔"[42]

نماز کے رزق و روزی پر تاثیر کا ایک جلوہ، نماز استسقاء ہے۔ یہ نماز ایک دستور ہے کہ جس پر قحطی کے وقت عمل کیا جاتا ہے۔ یہ مل کر انجام دی جانے والی عبادت ہے جو درحقیقت خدائے عزوجل کے سامنے عجز اور فقر کا ایک عام اعلان ہے اور کسی معاشرے کی جانب برکات الٰہی کے نازل ہونے کا سبب ہوتا ہے۔ یہ بات بارہا مرتبہ ثابت ہو چکی ہے کہ نماز استسقاء کے پڑھنے کی تاثیر کے طور پر بارش اور رحمت کے نزول کے ساتھ ہی طبیعی نعمتوں کی فراوانی، زراعت اور باغات کی پیداوار میں اضافہ تاریخ تمدن اسلامی میں بار بار دیکھنے کو ملا ہے۔ اس کا واضح ترین نمونہ آئمہؑ اور بزرگ علماء کا نماز استسقاء پڑھنا اور ان برکتوں کا حصول ہے۔ ہمارے دور میں نمونے کے طور پر آیت اللہ خوانساریؒ کی سال ۱۳۳۰ شمسی کی نماز استسقاء ہے۔[43]

20۔ نماز، مختلف طبقات کے درمیان اختلاف کے دور ہونے کا باعث

مسلمانوں کا عبادتی مراسم اور پروگرامز میں حاضر ہونے کا طریقہ کار اختلافات میں کمی اور اجتماعی قدر و منزلت کی تبدیلی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نمازی مؤمنین کے درمیان مال و ثروت معیار فضیلت نہیں بلکہ تقویٰ کا ہونا برتری کی دلیل ہے۔ لوگ طاقت اور مال ہونے کی بنا پر احترام کے مستحق نہیں ہوتے بلکہ ایمان اور معنوی منزلت کے درجات پر فائز ہونے کی اساس پر محترم شمار ہوتے ہیں۔ اس مسئلے کا عینی مصداق دینی اجتماعی نظام میں لوگوں کے درمیان موقعیت اور منزلت کی تبدیلی ہے۔

ہر قوم، قبیلہ نسل و ملت سے کسی بھی قسم کی کوئی فضیلت مدّنظر رکھے بغیر ایک ہی قبلہ کی طرف مسلمانوں کا نماز کی صفوں میں ہم رنگ اور یکساں طور پر حاضر ہو کر نماز ادا کرنا برادری اور برابری کی عظیم نمائش ہے۔ اور

اس بابرکت چیز کا حصول صرف نماز باجماعت سے ممکن ہے۔اجتماعی عبادت کے دوران پیدا ہونے والی مہر و محبت کے ذریعے سے مؤمنین کے درمیان پائی جانے والی کدورت اور نفرت کو رفع و دفع کیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ اور نتیجہ

نماز دین کا ستون اور وہ عمل ہے کہ جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے حساب وکتاب لیا جائے گا۔ اور نماز وہ پہلی چیز ہے کہ جو اس دن معرفت الٰہی کے بعد سب سے پہلے پوچھی جائے گی لہٰذا اگر نماز قبول ہوئی، دوسری عبادات اور نیک اعمال بھی قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو دوسری عبادات اور اعمال بھی قبول نہیں ہوں گے۔ ہماری اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ نماز وہ خاص عبادت ہے جو اپنے دامن میں ایسے وسیع فوائد رکھتی ہے کہ جو انفرادی، معاشرتی، سیاسی، دنیوی اور اخروی میدانوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ ہم نے ہر فصل میں اس کے خاص موضوع سے متعلق مناسب آیات اور روایات کے ذریعے نماز کے پھیلے ہوئے فوائد کو مورد توجہ قرار دے کر جمع کر دیا اور نماز کو دینداری کی شناخت کے میزان کے طور پر بلکہ دوسری عبادتوں کے قبول ہونے یا نہ ہونے کے معیار و میزان کے طور پر پہچان کروائی۔ نماز کے انہی فوائد کو مورد توجہ قرار دیتے ہوئے اولیاء الٰہی اور بزرگان دین نے اسے اپنی اہم ترین سفارش کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔

قرآن و حدیث کی جانب رجوع کرتے ہوئے خلاصہ اور نتیجہ کے طور پر نماز کے بہت زیادہ فوائد میں سے اہم ترین اجتماعی فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

نماز، انسانی قلوب کو ملانے اور مؤمنین کے درمیان ہمدلی اور بھائی چارہ پیدا کرنے کا سبب ہے۔ نیک دوستوں سے دوستی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اسلام کی تبلیغ اور سیاسی معاملات میں تبدیلی اور دینی اقتدار کے ایجاد کی باعث ہے۔

*****

Reference

1. Fakhr al-Din bin Hamad, *Tarih*, *Majma Al-Bahrain*, Cap. 3 (Tehran, Nashaar Farhang Islami, 1378 SH), np.

فخر الدین بن حمد، طریح، *مجمع البحرین*، چ سوم (تہران، نشر فرہنگ اسلامی، 1378 ش)، صفحہ ندارد۔

- Ahmad bin Muhammad, Fayyumi, *al-Masbah al-Munir* (Qum, Dar al-Hijrah, 1455 AH), Below is the word "Salwat".

- احمد بن محمد، فیّومی، *المصباح المنیر* (قم، دار الہجرہ، 1455ق)، ذیل کلمہ "صلواہ"۔

2- Muhammad Hussain, Tabatabai, *Al-Mizan fi al-Tafseer al-Qur'an*, Vol.16 (Qum, Mossah Nashaar Islami, 1417 AH), 329.

محمد حسین، طباطبائی، *المیزان فی التفسیر القرآن*، ج16 (قم، مؤسسہ نشر اسلامی، 1417ق)، 329۔

- Fazil Miqdad, *Kunz al-Irfan*, Vol.1 (Iran, Maqtab Navid Islam, 1422 AH), 57.

- فاضل مقداد، *کنز العرفان*، ج1 (ایران، مکتب نوید اسلام، 1422ق)، 57۔

3. Qutb-ud-din, Ravandi, *Fiqah al- Qur'an*, Vol.1 (Iran, Buniyad Farhangi Imamat, 1398 SH), 57.

قطب الدین، راوندی، *فقہ القرآن*، ج1 (ایران، بنیاد فرہنگی امامت، 1398ق)، 57۔

4. Ibid.

ایضاً۔

5. Saduq Muhammad bin Ali bin Babuyah, *Ma'ani al-Akhbar*, Vol.1 (Qum, Mossah Nashaar Islami 1338 SH), 367.

صدوق محمد بن علی بن بابویہ، *معانی الاخبار*، ج1 (قم، مؤسسہ نشر اسلامی، 1338ش)، 367۔

6. Sheikh Abbas, Qumi, *Safina tal-Bihar*, Vol.5 (Qum, Dar al-Aswa, 1416 AH), 148, Baab Saad bahda Al-Alam.

شیخ عباس، قمی، *سفینۃ البحار*، ج5 (قم، دار الاسوہ، 1416ق)، 148، باب صاد بعدہ الام۔

7. Imam Khomeini, *Tohzee al-Masahil* (Tehran, Mossah Tanzeem wa Nashaar Ahsaar Imam Khomeini, 1391 SH), 144-145.

امام خمینی، *توضیح المسائل* (تہران، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، 1391ش)، 144-145۔

8. Shaheed Sani, *Al-Tanbihat al-Aliyyah Ali al-Wazaif al-Salah al-Qalbiyyah* (nc, Nashaar Astan Quds, 1371 SH), 183-187.

شہید ثانی، *التنبیہات العلیہ علی الوظائف الصلاۃ القلبیہ* (شہر ندارد، نشر آستان قدس، 1371)، 183-187۔

9. Allama Baqir, al-Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 85 (Bairut, Dar al-Ahiya al-Trath al-Arabi, 1403 AH), 20.

علامہ باقر، مجلسی، *بحار الانوار*، ج85 (بیروت، دار الاحیاء التراث العربی، 1403ق)، 20۔

10. Muhammad bin Hasan, Har Amili, *Wasal al-Shia*, Vol. 14 (Qum, Mossah Al-Al-Bayt al-Ahiya al-Trath, 1416 AH), 116.

محمد بن حسن، حر عاملی، *وسائل الشیعہ*، ج14 (قم، موسسہ آل البیتؑ باحیاء التراث، 1416ق)، 116۔

11. Mahdi bin Abizar, Naraqi, *Jamia Al-Saadat*, Vol. 2 (Bairut, Mossah al Al-Alami Lilmatbohaat, dn.), 351.

مہدی بن ابی ذر، نراقی، *جامع السعادات*، ج2 (بیروت، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، سن ندارد)، 351۔

12. Azdanlud Hameed, *Ahshnai Ba Mafahaim Jamia Shanasi* (Iran, Nashaarni, 1388 SH), 63.

عضدانلود حمید، آشنائی با مفاہیم جامعہ شناسی (ایران، نشرنی، 1388ق)، 63۔

13. Allan Barrow, *Farhing Uloom Ijtamai*, (Iran, Antarshat Kayhan, 1380 SH), 348.

آلن بیرو، فرہنگ علوم اجتماعی (ایران، انتشارات کیہان، 1380ق)، 348۔

14. Evansti David, *Barrasi Majtad Rabta Deen o Jurm*, Tarjma: Ali Salimi, 142-178.

ایوانز تی دیوید، بررسی مجدد رابطہ دین وجرم، ترجمہ علی سلیمی، 142-178۔

15. Starke, Rodney, Sims Ben Bridge, William, Deen Kejriwi wa Control Ijtamai, *Risalah Hawza Wa Danishah*, Vol. no, Issue 22, (no year): 173.

استارک، رادنی، سیمز بن بریج، ویلیام، دین کجروی و کنترل اجتماعی، رسالہ حوزہ و دانشگاہ، جلد ندارد، شمارہ22، (سن ندارد): 173۔

16. Hussain bin Muhammad, Raghib Isfahani, *Mufradat Al-faaz al-Qur'an*, (Damascus, Bairut, Dar al-Qalam, 1416 AH), 270.

حسین بن محمد، راغب اصفہانی، مفردات الفاظ القرآن (دمشق، بیروت، دارالقلم، 1416ق)، 270۔

17. Muhammad bin Ali bin Babwiyya, Saduq, *Al-Mali*, Vol. 1 (Bairut, Mossah al Al-Alami Lilmatbohaat, 1400 AH), 389.

محمد بن علی بن بابویہ، صدوق، الامالی، ج1 (بیروت، مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات، 1400ق)، 389۔

18. Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 6, 71.

مجلسی، بحارالانوار، ج6، 71۔

19. Hashemi Rafsanjani, *Tafsir Rahnamah*, Vol. 1, Sh. 6 (Qum, Bostan Kitab, 1386 Sh), 355.

ہاشمی رفسنجانی، تفسیر راہنما، ج1، ش6 (قم، بوستان کتاب، 1386ش)، 355۔

20. Muhammad bin Masoud bin Ayyash, Abu Nasr, *Tafsir Ayyashi*, Vol. 2 (Tehran, Maktabta Almiya Islamia, 1363 SH), 199, Hadith #: 89.

محمد بن مسعود بن عیاش، ابو نصر، تفسیر عیاشی، ج2 (تہران، مکتبۃ علمیہ اسلامیہ، 1363ش)، 199، حدیث89۔

- Abd Ali bin Juma, Hawizi, *Tafsir Noor al-Saqlain*, Vol. 2 Chaap IV (Qum, Ismailiyan, 1415 AH), 472, Hadith #: 220.

عبد علی بن جمعہ، حویزی، تفسیر نور الثقلین، ج2، چاپ چہارم (قم، اسماعیلیان، 1415ق)، 472، حدیث 220۔

21. Hassan bin Fazal, Tabarsi, *Makaram al-Akhlaq* (Qum, Sharif Razi, 1370 SH), 259.

حسن بن فضل، طبرسی، مکارم الاخلاق (قم، شریف رضی، 1370ھ)، 259۔

22. Saduq, *Al-Mali*, 389

صدوق، الامالی، 389۔

23. Hashim, Salehi, *Nahj al-Fasahah*, Chaap I (Qum, nn., 1385 SH), 210.

ہاشم، صالحہ، نہج الفصاحہ، چاپ اول (قم، ناشر ندارد، 1385ش)، 210۔

24. Abdul Wahid bin Muhammad, Amadi, *Gharral al-Hukum wadar al-Kalam* (Qum, Maktab al-Alaam al-Islami, 1413 AH), 416.

عبدالواحد بن محمد، آمدی، غرر الحکم ودرر الکلم (قم، مکتب الاعلام الاسلامی، 1413ق)، 416۔

25. Saduq, *Al-Mali*, 389.

صدوق، الامالی، 389۔

26. Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 86, 197.

مجلسی، بحار الانوار، ج86، 197۔

27. Imam Khomeini, *Tohzee al-Masahil*, Maslah 262, 798, 847, 848.

امام خمینی، توضیح المسائل، مسئلہ 262، 798، 847، 848۔

28. Ibid, 193, Maslah 894.

ایضاً، 193، مسئلہ 894۔.

29. Muzamullah ki Taqrir, Uro Mulak say Ahy howay Imama Juma say Mulaqat, 15/7/1381

معظم لہ کی تقریر، یورے ملک سے آئے ہوئے امام جمعہ سے ملاقات، 15-7-1381۔

30. Hur Amili, *Wasal al-Shia*, Vol. 5, Chaap III, 372.

حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج5، چاپ3، 372۔

- Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 88, 12.

مجلسی، بحار الانوار، ج88، 12۔

31. Muhammad bin Ali, Ibn Shahr Ashub, *Al-Manaqib*, Vol. 1 (Qum, Mussa Antarhat Allama, 1379 SH), 99.

محمد بن علی، ابن شہر آشوب، المناقب، ج1 (قم، موسسہ انتشارات علامہ، 1379ش)، 99۔

32. Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 81, 231, Hadith #: 5.

یہ بات قابل بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: حیوانات حضرت سلیمانؑ کے ساتھ بات کیا کرتے تھے؛ ر۔ک: نمل/١٦ - ٢٢۔ اور یہ ابوذرؓ کا مقام ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((عربی)) اے ابوذرؓ! تم ہم اہل بیتؑ کے خاندان سے ہو۔

مجلسی، بحار الانوار، ج81، 231، حدیث5۔

33۔امام جمعہ کی نوین کانفرس سے مقام معظم رہبری کی تقریر سے اقتباس، 28-6-1372۔

34. Abul Fazl, Nabawi, *Dars Sakhnuri*, Vol. 3 (Qum, Maher Istwar, 1395 SH), 40.

ابوالفضل، نبوی، درس سخنوری، ج3 (قم، مہر استوار، 1395ق)، 40۔

35. Saduq, *Al-Mali*, 421.

صدوق،الامالی، 421۔

36. Muhammad Ali Jabri, *Namaz wa Zindgi* (Qum, Stad Iqama Namaz, 1398 SH, 1377), 60.

محمد علی جابری،نماز وزندگی (قم، ستاد اقامہ نماز،1398ق، 1377)، 60۔

37. Har Amili, *Wasal al-Shia*, Vol. 5, Chaap III, 40.

حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج5، چاپ سوم، 40۔

38. Ahmad Sadiqi Ardestani, *Jallo hai Namaz dur Qur'an wa Hadith* (Iran, Nashaar Kushan pur, 1383 SH), 326.

احمد صادقی اردستانی، جلوہ ہای نماز در قرآن و حدیث (ایران، نشر کوشان پور، 1383ق)، 326۔

39. Muhammad bin Ali vin Babwiyya, Saduq, *Ayun Akhbar Al-Raza*, Vol. 2, Chaap I (Tehran, Darul Kitab al-Islamiya, 1380 SH, 109.

محمد بن علی بن بابویہ، صدوق، عیون اخبار الرضا، ج2، چاپ اول (تہران، دار الکتب الاسلامیہ، 1380ق)، 109۔

40. Muhammad Muhammadi, Ray Shahri, *Mizan al-Hikmah*, Vol. 5 (Qum, Dar al-Hadith, 1379 SH), 422.

محمد محمدی، ری شہری، میزان الحکمۃ، ج5 (قم، دار الحدیث، 1379ش)، 422۔

- Har Amili, *Wasal al-Shia*, 272.

- حر عاملی، وسائل الشیعہ، 272۔

41. Muhammad bin Ali, Ibn Babwiyya, Saduq, *Khasal*, Vol. 2, Chaap VIII (nc., nn., 1377 SH), 622.

محمد بن علی، ابن بابویہ، صدوق، خصال، ج2، چاپ ہشتم (شہر ندارد، ناشر ندارد، 1377 ش)، 622۔

42. Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 5, 147.

مجلسی، بحار الانوار، ج5، 147۔

43. Syed Muhammad Taqi, Khawansari, *Bur Chashma Saran Huzur*, Sazmaan Tablighaat Islami (nc., Markaz Chaap wa Nashaar, 1373 SH), 56.

سید محمد تقی، خوانساری، بر چشمہ ساران حضور، سازمان تبلیغات اسلامی (شہر ندارد، مرکز چاپ و نشر، 3173)، 56۔